© rasailojaraid.com

قومیائے گئے دس تعلیمی ادارے یو-پی چرچ کو واپس مل گئے۔

"وزارت تعلیم پنجاب میں ہائر ایجوکیشن کے سیکرٹری ڈاکٹر شہزاد قیصر کی طرف سے جاری ہونے والے نوٹیفیکیشن مجریہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے مطابق آج سے تقریباً ۲۵ سال قبل ذوالفقار علی بھٹو شہید کے عہد میں سرکاری تحویل میں لیے گئے تعلیمی اداروں میں سے حسب ذیل تعلیمی ادارے واپس سابق انتظامیہ یو-پی چرچ کی تحویل میں دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔

۱- رنگ محل کرسچن ہائی سکول-لاہور
۲- کرسچن گرلز ہائی سکول حاجی پورہ-سیالکوٹ
۳- کرسچن بوائز ہائی سکول راجہ بازار-راولپنڈی
۴- کرسچن گرلز پرائمری سکول-سانگلاہل
۵- کرسچن ہائی سکول فار بوائز مارٹن پور ضلع شیخوپورہ
۶- کرسچن گرلز پرائمری سکول، مارٹن پور ضلع شیخوپورہ
۷- سی-ٹی-آئی بوائز ہائی سکول بارہ پتھر-سیالکوٹ
۸- کرسچن گرلز مڈل سکول-پسرور
۹- کرسچن گرلز پرائمری سکول، بلاک نمبر ۱۶- سرگودھا
۱۰- ایل-سی-سی گرلز ہائی سکول- قصور

حکومت نے سکولوں کی واپسی کے لیے دو شرائط عائد کر دی ہیں کہ پہلے سکول میں تعلیم دینے والے اساتذہ کی تین سال کی تنخواہیں اور اب تک سکول پر تعمیر و مرمت کے اخراجات کی رقم بھی جمع کرائی جائے---(ماہنامہ "شاداب"-لاہور، اگست ۱۹۹۸ء)

مجوزہ پندرہویں دستوری ترمیم- مسیحی ردِ عمل:

مجوزہ پندرہویں ترمیم پر سیاسی جماعتوں اور اقلیتی حلقوں کا ردعمل سامنے آرہا ہے، ذیل میں "نیشنل کرسچن ایکشن فورم" کی پریس کانفرنس کی رپورٹ اور پندرہ روزہ "کاتھولک نقیب" کا اداریہ پیش کیا جاتا ہے۔ مدیر!

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"نیشنل کرسچن ایکشن فورم" کی پریس کانفرنس

"۲ ستمبر ۱۹۹۸ء کو نیشنل کرسچن ایکشن فورم کی جانب سے اسلام آباد کے ایک ہوٹل میں پریس کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ اس فورم کے جنرل سیکرٹری گروپ کیپٹن (ریٹائرڈ) سسل چودھری ستارہ جرات نے صحافیوں کو خوش آمدید کہا۔ اس پریس کانفرنس میں "پاکستان کا تھولک بشپس کانفرنس" کے صدر آرچ بشپ آف لاہور تقدس مآب ڈاکٹر ارمانڈو ٹریندادو، چرچ آف پاکستان لاہور ڈایوسیس کے بشپ ڈاکٹر الیگزینڈر جان ملک، "نیشنل کمیشن فار جسٹس اینڈ پیس" کے کا تھولک بشپ یونا ونجرنی پال کے علاوہ پیٹر جان سہوترا ایم-این-اے، سائمن جیکب گل ایم-این-اے، کشن چند پروانی ایم-این-اے، رانا چندر سنگھ ایم-این-اے، جانسن مائیکل ایم-پی-اے (پنجاب) نے شرکت کی۔

فورم کی جانب سے ایک پریس ریلیز جاری کیا گیا جس میں خدشات ظاہر کیے گئے ہیں کہ مجوزہ پندرہویں ترمیم سے اقلیتوں کے حقوق سلب ہو کر رہ جائیں گے۔ مختلف مسلک سے تعلق رکھنے والے مسلم علماء ہم اقلیتوں کی مختلف تشریحات کریں گے، ہمیں ذمی کہا جائے گا اور ہم سے جزیہ وصول کرنے پر اصرار کیا جائے گا۔ افواج پاکستان میں ہماری بھرتی پر قدغن لگائی جائے گی اور ہم (اقلیتی افسران) کو اہم حکومتی عہدوں سے ہٹانے کا مطالبہ کیا جائے گا۔

---ان رہنماؤں نے صحافیوں کے سوالوں کے جوابات دیتے ہوئے کہا کہ قائداعظم نے اقلیتوں کے حقوق مساوی قرار دیے تھے۔ اب اقلیتوں کی مذہبی آزادی سلب کرنا یا مختلف امتیازی قوانین سے ان کو پریشان کرنا بانی پاکستان کے تصور پاکستان کی نفی ہے۔ اس موقع پر جب صحافیوں نے مسیحی ارکان اسمبلی سے سوال کیا کہ آپ تو حکومت میں ہیں، آپ اس بل کی مخالفت کیوں کر رہے ہیں تو دونوں مسیحی ارکان قومی اسمبلی نے کہا کہ ہم حکومت سے اس بل پر اختلاف کرتے ہیں۔ ہم اسمبلی سے اپنی رکنیت سے استعفاء دے دیں گے، مگر اپنی برادری نہیں چھوڑیں گے، اور اگر حکومت ہمارے مذہبی رہنماؤں کو مطمئن کر دیتی ہے تو ہم حکومت کا ساتھ دیں گے۔ یاد رہے کہ شہید بشپ جان جوزف کی قربانی کے بعد "نیشنل کرسچن ایکشن فورم" تشکیل دیا گیا تھا جس میں تمام مسیحی مذہبی، سیاسی اور سماجی رہنما شامل ہیں۔ (پندرہ روزہ "کا تھولک نقیب"-لاہور، ۱۶ تا ۳۰ ستمبر ۱۹۹۸ء)

شریعت بل، سماجی انصاف اور اقلیتوں کے حقوق

وطن عزیز میں اس وقت شریعت بل یا پندرہویں دستوری ترمیم کا تذکرہ زبان زد عام ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مذہبی جماعتیں شدت کے ساتھ اس کے حق میں ہیں کہ شریعت بل نافذ کیا جائے، جب کہ سیکولر ذہنیت کے حامل اداروں اور افراد کا موقف ہے کہ شریعت بل کے نفاذ سے اختیارات فردِ واحد کو حاصل ہو جائیں گے، یعنی اس کے حق میں دلائل اور مخالفت میں خدشات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ خیر جمہوریت میں اظہار رائے کی آزادی ہر کسی کا حق ٹھہرا۔

ہمارا موقف ہے کہ اقلیتوں کے حقوق غصب نہ ہونے پائیں۔ اگرچہ وزیر اعظم نے اقلیتوں کے ایک وفد سے باتیں کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے اقلیتوں کے حقوق کو تحفظ ملے گا، مگر اسلام آباد میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مسیحی رہنماؤں نے اپنے جو خدشات ظاہر کیے ہیں، حکومت ان پر توجہ دے۔ مسیحی ارکان قومی اسمبلی نے بھی کہا ہے کہ اگر حکومت ہمارے مذہبی رہنماؤں کو مطمئن کرے تو ہم حکومت کا ساتھ دیں گے۔

ہمارا موقف ہے کہ وطن عزیز کو فلاحی اور معاشی طور پر خوشحال ریاست بنانے کا خواب اقلیتوں کے احساس تحفظ اور مساوی حقوق کی فراہمی سے مشروط ہے۔ (پندرہ روزہ "کاتھولک نقیب"-لاہور، ۱۶ تا ۳۰ ستمبر ۱۹۹۸ء)

یورپ / امریکہ

البانیہ: پہلے پروٹسٹنٹ چرچ نے کام شروع کر دیا ہے۔

البانیہ کے دارالحکومت تیرانہ میں پہلا پروٹسٹنٹ چرچ عبادات کے لیے کھول دیا گیا ہے۔ اس چرچ کی تعمیر میں سی ایٹل (واشنگٹن - ریاست ہائے متحدہ امریکہ) کے "یونیورسٹی پریسبٹیرین چرچ" نے لندن اور سویڈن کے دو تبشیری گروپوں کے ساتھ بنیادی کردار ادا کیا ہے۔

جان قوان رڈ (John Quanrud) جب ۱۹۸۱ء میں سویڈن میں ایک بائبل سکول کے طالب علم تھے تو انہوں نے البانیہ کے بارے میں سوچنا شروع کیا تھا۔ انہیں البانیہ سے اس لیے دلچسپی پیدا ہوئی تھی کہ اس ملک کے حکمرانوں نے ۱۹۶۷ء سے البانیہ کو "مذہب مخالف" قرار دے رکھا تھا۔ جان قوان رڈ کے والدین "یونیورسٹی پریسبٹیرین چرچ" (سی ایٹل) سے وابستہ تھے۔ اس تعلق سے ۱۹۸۷ء میں چرچ کے "عالمی شعبہ تبشیر" کے پاسٹر نے انہیں اپنے تعاون کی پیشکش کی۔

۱۹۹۱ء میں کمیونسٹ اقتدار کے خاتمے پر قوان رڈ اور ان کی اہلیہ البانیہ چلے گئے اور انہوں نے جناب جلی اور ان کی اہلیہ (جنہیں ۱۹۹۱ء سے اب تک ۷ بار البانیہ جانے کا موقع ملا ہے)، نیز چند

© rasailojaraid.com